روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 47-82 نمبر 61 | بدھ 9 ذیقعدہ 1417ھ 19 امان 1376ھش 19 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافع الناس ہونا درازی عمر کا نسخہ ہے

یہ سچی بات ہے کہ انسان توبۃ النصوح کرکے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کردے اور لوگوں کو نفع پہنچاوے تو عمر بڑھتی ہے۔ اعلاء کلمہ (حق) کرتا رہے اور اس بات کی آرزو رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پھیلے اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان مولوی ہو یا بہت بڑے علم کی ضرورت ہے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے۔ یہ ایک اصل ہے جو انسان کو نافع الناس بنا دیتی ہے اور نافع الناس ہونا درازی عمر کا نسخہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو' تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں' بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے' تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 66)

اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کے لئے حقیقی دعا کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جہاں ہمارے دلوں میں عاجزی اور بے کسی اور بے مائیگی کا احساس ہو اور شدت کے ساتھ زندہ احساس ہو وہاں ہمیں اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک اور سرچشمہ ہے۔ اور کوئی چیز اس کے سہارے کے بغیر قائم نہیں رکھی جا سکتی اور نہ اس کی مدد اور نصرت کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہے۔ کمزور تو ہیں ہم لیکن اگر ہمارا زندہ تعلق اپنے رب کریم سے پیدا ہو جائے تو ہم محض اس کی مدد اور نصرت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حصول کے لئے حقیقی دعا کی ضرورت ہے۔ ہم دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو دعا نہیں کرتا' وہ اپنے بے نیاز اور غنی خدا سے دور رہتا ہے۔ جو اس کی پرواہ نہیں کرتا' اللہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ دعا حقیقی ہونی چاہئے۔ اپنی تمام شرائط کے ساتھ ہونی چاہئے۔ لیکن دعا ہونی چاہئے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کے مضمون پر بڑی تفصیلی اور گہری بحث کی ہے۔ ایک فلسفی دماغ کو بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے اور ایک عام انسان کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک تم دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو پختہ نہیں کرو گے اور اس کی قدرت اور طاقت کو جذب نہیں کرو گے اس وقت تک اللہ تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ اور جب تک اللہ تمہاری مدد نہیں کرے گا تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس مختصر سی دعا میں ہم پر واضح کیا ہے کہ اگر ہم اپنے مقصد کو پہچانتے ہیں جو یہ ہے کہ حجت (دین حق) ساری دنیا پر پوری ہو جائے۔ اگر ہم اپنے نفس کی عاجزی اور بے کسی کا احساس رکھتے ہیں۔ اگر ہم اپنے رب کی کامل طور پر معرفت رکھتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ جوتی کا تسمہ ہو یا تمام دنیا میں حجت (دین حق) کو پورا کرنا ہو اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا اس لئے ہر دم اور ہر آن اپنی بقاء اور اپنی جدوجہد میں کامیابی اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قوت اور اس کی طاقت اور اس کی مدد و نصرت کی ضرورت ہے اس لئے آج میں پھر اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ دعاؤں کی طرف بہت متوجہ ہوں۔

(از خطبہ 19 اکتوبر 1970ء)

تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترمہ ممتاز فقر اللہ صاحبہ کا لاہور CMH میں ایک بڑا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ نسیم سیفی

نکاح

○ مکرم فضل الرحمٰن صاحب درد ابن مکرم حبیب الرحمٰن صاحب درد کے نکاح کا اعلان مورخہ 13۔مارچ 1997ء کو محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر نے عزیزہ صائمہ احمد صاحبہ بنت مکرم شیخ مبشر احمد صاحب کے ہمراہ 105۔جی ماڈل ٹاؤن لاہور میں فرمایا۔ اعلان نکاح کے بعد محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اجتماعی دعا کروائی۔

مکرم فضل الرحمٰن صاحب درد حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے پوتے اور محترم خلیفہ نورالدین صاحب آف جموں کے پڑنواسے ہیں اور عزیزہ صائمہ احمد صاحبہ حضرت شیخ محمد دین صاحب (وفات یافتہ) سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی پڑپوتی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ مدرسۃ الحفظ

○ مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کا انٹرویو 12۔اپریل 1997ء بروز ہفتہ بوقت 8 بجے صبح جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوگا داخلہ کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

1۔ عمر 12 سے زائد نہ ہو (10 سال ہو تو ترجیح دی جائے گی۔

2۔ پرائمری پاس ہو۔ کمزور صحت اور کمزور نظر کے طلبہ داخلہ کے لئے نہ بھیجیں۔

3۔ کلام الٰہی ناظرہ مکمل پڑھا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

4۔ درخواست پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ طالب علم کے والد اور والدہ کی طرف سے نگران مدرسۃ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام آنی چاہئے۔ درخواست پر والد کے علاوہ والدہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا بھی ضروری ہیں۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی درخواست کے ہمراہ ارسال کریں۔

اصل سرٹیفکیٹ بوقت انٹرویو ہمراہ لاویں۔ کامیاب طلبہ کا دوسرے روز وکالت دیوان میں انٹرویو لیا جائے گا۔ اور پھر طبی معائنہ ہوگا۔

(نگران مدرسۃ الحفظ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

19- امان 1376 ہش — 19 - مارچ 1997ء

سادہ زندگی اور خدمتِ دین

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ سادہ زندگی بسر کرنا تھا اور سادہ زندگی کی تشریح کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے کھانے کی طرف بھی توجہ دلائی اور پہننے کی طرف بھی اور اسی طرح ضروریات زندگی خریدنے اور طبی سہولیات کے مہیا کرنے کی طرف بھی جماعت کو توجہ دلائی۔ کھانے کے متعلق فرمایا کہ ایک وقت میں ایک ہی کھانا کھایا جائے۔ مختلف جہات سے لوگوں نے اس بات کی وضاحت مانگی تو حضرت صاحب نے نہایت تفصیل کے ساتھ بتایا کہ ایک کھانے سے کیا مراد ہے۔ پہننے کے متعلق جو ہدایات دیں ان میں سادہ پہننا اور اپنے پہناوے کو جلد جلد فیشن کے طور پر نہ بدلنا۔ اور اسی طرح دیگر ضروریات زندگی کے متعلق فرمایا کہ جب تک کسی چیز کی انتہائی ضرورت نہ ہو وہ خریدی نہ جائے کوئی چیز محض اس لئے نہ خرید لی جائے کہ آسانی سے مل رہی ہے یا کسی قدر سستی مل رہی ہے۔ کیونکہ ایسی چیزیں خرید کر ان کو استعمال میں بہت کم لایا جاتا ہے۔ طبی سہولیات کے متعلق حضرت صاحب نے حکماء اور ڈاکٹر صاحبان کو ہدایت دی کہ وہ کم خرچ دوائیں تجویز کیا کریں۔

یہ ساری باتیں زندگی کو سادہ اور آسان بنانے کے لئے تھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ زندگی کو سادہ اور آسان بنانا بذات خود مقصود نہیں تھا۔ اگر کسی کے پاس خاصی دولت ہے تو وہ اسے کیوں نہ خرچ کرے اور جس طرح چاہے کیوں نہ خرچ کرے۔ سادہ زندگی کا اصل مقصد یہ تھا کہ ہماری ایک اور بہت بڑی ضرورت جو خدمت دین ہے وہ پوری ہونی چاہئے۔ ہمیں اپنے اخراجات کو ہر طرف سے کانٹ چھانٹ کر خدمت دین کے لئے اپنا روپیہ صرف کرنا چاہئے اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک زندگی کو سادہ بنانے کی کوئی ایسی غرض سامنے نہ آئے جو اعلیٰ و برتر ہو اور جس کے لئے خرچ کر کے انسان کو زیادہ تسکین ہو اور اس کا نفس مطمئن ہو' اس وقت تک سادہ زندگی کوئی معنے نہیں رکھتی۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ سادگی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جو زیادہ خرچ نہیں کر سکتے انہیں اس بات کی جلن نہ پیدا ہو کہ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں اور فلاں شخص کے پاس اتنا زیادہ ہے لیکن سادگی کی یہ بھی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب لوگ دوسروں کو زیادہ خرچ کرتا دیکھتے ہیں تو ان کے دل میں یہ جذبہ بھی تو پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی زیادہ کمائیں تاکہ زیادہ خرچ کر سکیں۔

پس سادگی کے لئے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنے کی حضرت امام جماعت الثانی نے ہدایت فرمائی تھی اس کا ایک مقصد تھا اور وہ مقصد تھا خدمت دین۔ چنانچہ تحریک جدید ہی کے ذریعے خدمت دین کرتے ہوئے جماعت کا دنیا بھر میں پھیلاؤ ہوا۔ ساری دنیا میں احمدیہ مشن قائم ہوئے۔ اسی سلسلے میں لٹریچر کی بھی ضرورت تھی۔ لٹریچر بھی روپیہ مانگتا ہے۔ اور جب ساری دنیا میں مشن قائم کرنے ہیں تو ساری دنیا کے لئے لٹریچر بھی مہیا ہونا چاہئے۔ وہ بھی تحریک جدید ہی کے مطالبات کو پورا کرتے ہوئے جماعت نے اس ضرورت کو پورا کرنے کا سامان کیا۔ ساری دنیا میں لٹریچر شائع کیا گیا۔ شائع کیا جا رہا ہے اور شائع کیا جاتا رہے گا۔ جہاں جہاں مشن کھلے گا وہاں بیوت کی بھی ضرورت ہو گی اور مشن ہاؤسوں کی بھی۔ چنانچہ یہ کام بھی بہت کثیر رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے لئے بھی تحریک جدید نے رقم فراہم کی اور ان تمام باتوں کے لئے جو رقم فراہم کی گئی وہ احمدیہ جماعت کے افراد نے اپنی زندگی کو سادہ سے سادہ تر بنا کر فراہم کی۔ اور سادگی کا مزا بھی اسی لئے آیا کہ ایک بہت بڑے مطمح نظر کو پورا کرنے کے لئے یہ سادگی اختیار کی گئی تھی۔ اب بھی خدا کے فضل سے تحریک جدید کے کام نہ صرف جاری ہیں بلکہ روز افزوں ترقی پر ہیں ایک لمبے عرصے تک سادگی اختیار کئے رکھنے سے سادگی ہماری عادت بن گئی۔ اور اگرچہ بعض لوگوں کو شروع شروع میں یہ سادگی کسی قدر مشکل بھی نظر آئی ہو گی۔ اگرچہ ایسے لوگ ہوں گے بہت کم لیکن اب کسی کو یہ بات مشکل نظر نہیں آتی۔

تحریک جدید کے جتنے مطالبات تھے ان سب میں سے اس مطالبے کو بنیادی سمجھتے ہوئے احمدیہ جماعت کے افراد نے اپنی زندگیاں بدل لیں۔ اور زندگیاں بدلنے سے دوسروں پر بھی اثر ڈالا۔ کئی جگہوں پر ایسی باتیں شروع ہو گئیں کہ زندگی کو سادہ بنانے کے لئے کھانے کی طرف توجہ دی جائے۔ یعنی بہت بڑی بڑی دعوتیں نہ دی جائیں۔ دعوتوں میں بہت زیادہ ساز و سامان نہ ہو۔ چنانچہ ایک ڈش دعوت بڑی مقبول ہوئی اور پھر لوگوں نے اس سے بھی آگے جانے کی ٹھان لی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی لازمی ہونی چاہئے کہ جو روپیہ ہم سادگی کی وجہ سے بچاتے ہیں وہ کس طرح خرچ کیا جائے کہ ہمارا کوئی اعلیٰ مقصد حاصل ہو وہ اعلیٰ مقصد سامنے رکھتے ہوئے سادہ زندگی کا اختیار کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ ہم نے خدمت دین کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بھی ہمارے سامنے رہنی چاہئے کہ خدمت دین دراصل اس بات کا نام ہے کہ خدا تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے ہم اس طرح خرچ کریں۔ نئے نئے مشن کھلتے ہیں۔ نئے نئے مشن ہاؤس بنتے ہیں۔ نیا نیا لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ یہ بھی چاہتا ہے کہ ہم خدمت خلق کو بھی خدمت دین ہی سمجھیں۔ اور خدمت خلق میں سب سے پہلے اپنے عزیز و اقربا آنے چاہئیں۔ وہاں سے شروع کر کے انسان کو اپنا خرچ دوسروں تک پھیلانا چاہئے۔ اگر ہم ایسا کریں تو خدا تعالیٰ بھی خوش ہو گا اور جن پر خرچ کیا جائے گا وہ بھی خوش ہوں گے۔

پس خدمت دین کے مختلف پہلوؤں پر ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہئے کہ اس کی کیا کیا شاخیں ہیں اور کس کس بات کو خدمت دین سمجھتے ہوئے ہمیں خرچ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بہر حال یہ ساری بات سادگی اختیار کرنے اور خدمت دین کی ضروریات پوری کرنے کے سلسلے میں پیش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگی کو سادہ بناتے ہوئے اپنی توجہ دین کی طرف مرکوز رکھیں اور اس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بشاشت کے ساتھ خرچ کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

علم میں آگے، کھیل میں آگے' سب میں آگے ہم
مولا کی ہے پُشت پناہی ہم کو کس کا غم
ہم کو دیکھ کے دنیا اب حیران اور ششدر ہے
ہم ہیں سب لوگوں سے بہتر' سب ہیں ہم سے کم

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقین عمل

22 اکتوبر 1950ء کو فرمایا:-

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جلدی جلدی اور زور کے ساتھ بولا جائے تو تقریر زیادہ موثر ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ نہ جلدی جلدی بولنا تقریر کے اندر اثر پیدا کرتا ہے اور نہ زور سے بولنا تقریر کے اندر اثر پیدا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی تقریر میں بے موقع زور سے بولتا ہے تو تقریر کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہ گلے سے اوپر بول رہا ہے دل سے نہیں بولتا۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ پندرہ سولہ منٹ کے بعد ہی گویائی سے محروم ہو جاتا ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے وہ لیکچر لکھا جو آریوں کی مجلس میں پڑھا گیا اور جس کے نتیجہ میں چشمہ معرفت کتاب لکھی گئی۔ اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو چکے تھے۔ ان جیسی آواز والا جماعت میں کوئی شخص موجود نہ تھا۔ اور یہ سوال درپیش تھا کہ یہ تقریر کون پڑھے۔ تجویز یہ ہوئی کہ مقابلہ کرکے دیکھا جائے کہ کون شخص زیادہ موزوں ہے۔ کہ اسے تقریر پڑھنے کے لئے کہا جائے مختلف لوگوں نے وہ تقریر پڑھی۔ بڑے بڑے لوگوں میں سے حضرت امام جماعت اول' مرزا یعقوب بیگ صاحب' اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تھے۔ ان کے علاوہ اور لوگ بھی تھے۔ میری عمر اس وقت چھوٹی تھی لیکن میں خیال کرتا تھا (شائد یہ اندازہ اب موجودہ عمر کے لحاظ سے ہو) کہ اگر میں وہ تقریر پڑھتا تو غالباً اچھی پڑھتا۔ لیکن حضرت امام جماعت الاول کی آواز زیادہ بلند نہ تھی۔ اگرچہ آہستہ آہستہ زور پکڑ کر وہ موثر ہو جایا کرتی تھی۔ لیکن وہ اس مقام پر نہیں پہنچتی تھی جہاں تقریر کرنے والا جوش کے ساتھ سامعین کو اپنے ساتھ بہالے جایا کرتا ہے۔ یوں تقریر کے لحاظ سے آپ کی آواز میں بڑا اثر تھا۔ اور مضمون سامعین کے ذہن نشین ہو جاتا۔ اور ان کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔ لیکن پڑھنے میں یہ طریق کامیاب نہ تھا۔ حضرت امام جماعت الاول نے وہ مضمون تو پڑھا لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ کے پڑھنے کے طریق پر مطمئن نہ ہوئے۔ حضرت امام جماعت الاول کے بعد مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مضمون پڑھا۔ انکی آواز باریک تھی۔ دوسرے وہ عربی سے ناواقف تھے۔ اور مضمون میں چونکہ اکثر قرآنی آیات تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے غلط پڑھنا شروع کر دیا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا یہ بھی موزوں نہیں۔ اس کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے پڑھنا شروع کیا انہوں نے یہ خیال کیا کہ پہلے دونوں کی آواز میں چونکہ بلندی اور گرج نہیں تھی اس لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کا طریق بیان پسند نہیں فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے بڑے زور کے ساتھ اونچی آواز میں پڑھنا شروع کیا مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی آواز جلد ہی بیٹھ گئی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا تشریف رکھیں۔

غرض مضمون کو آہنگی سے اور ایسے رنگ میں پڑھنا چاہئے کہ سامعین پڑھنے والے کی آواز میں سموئے جائیں۔ جب تک سامعین پڑھنے والے کی آواز میں سموئے نہیں جاتے اور جب تک ان کا پڑھنے والے کی آواز کے ساتھ اشتراک نہیں پیدا ہوتا اس وقت تک تقریر میں زور پیدا کرنا ان کو قریب کرنے کی بجائے دور کرنا ہے۔

پھر تقریر کرنے والے کو اپنا مضمون اس طرح بیان کرنا چاہئے کہ اسے سارے مضمون کے سارے پہلو مد نظر ہوں بعض دفعہ تقریر کرنے والا اپنا مضمون ایسے طور پر بیان کرتا ہے کہ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا طریق بیان درست ہے لیکن جن شقوں کی وجہ سے وہ اسے واضح محسوس کرتا ہے وہ سامعین کو معلوم نہیں ہوتیں اس لئے اس کی تقریر بے کار ہو جاتی ہے۔ مثلاً آج ہی بعض مقررین نے کہا ہے کہ یہ بات تو واضح ہے لیکن یہ فقرہ وہاں کہا جاتا ہے جہاں تقریر کرنے والا کسی منطقی نکتہ کی طرف پہلے اشارہ کر دیتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر عقل اور سمجھ رکھی ہے پھر ہم کہتے ہیں یہ بات واضح ہے کہ جب ایک انسان کے سامنے کوئی غیر معقول بات پیش کی جائے گی تو وہ اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ چونکہ ہم نے ایک ایسی بات پیش کی ہے جس کو دنیا کے سب لوگ جانتے ہیں اور پھر یہ بات پیش کی کہ اگر انسان کے سامنے کوئی غیر معقول بات رکھی جائے تو وہ اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا تو یہ بات جچ جائے گی۔ لیکن اگر ہم کہیں گے کہ یہ بات واضح ہے کہ اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ظہور ہونا چاہئے تھا۔ تو یہ بات ہمارے لئے تو واضح ہوگی کہ دنیا کے حالات اس قسم کے ہیں کہ وہ تقاضا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مبعوث ہو لیکن ایک مخالف تو یہ بات نہیں مانتا۔ پس ہر بات کہتے وقت یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ آیا سننے والا اسے سمجھ سکے گا یا نہیں۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

انسان کو عمل اور کوشش کی ضرورت ہے۔ کفارہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جیسا جسمانی نظام ہے ویسا ہی روحانی نظام ہے۔ نظام جسمانی میں ایک کاشت کار کی مثال ہی کو لے لو۔ وہ کس محنت سے قلبہ رانی کرتا ہے اور بیج بوتا اور پانی دینے وغیرہ کی محنت برداشت کرتا ہے۔ کیا اسے کسی کفارے کی ضرورت ہے۔ نہیں۔ بلکہ اسے محنت اور عمل کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہم جانتے ہی نہیں کہ بجز کفارہ کے کوئی راہ نجات ہی نہیں۔ بلکہ کفارہ تو انسان ترقیات کی راہ میں ایک روک اور پتھر ہے۔

مکرم ثاقب زیروی

ہفت روزہ لاہور 22- فروری 1997ء

اعتماد کامل

ایک دفعہ میں راولپنڈی گیا۔ ان دنوں کراچی میں شیخ امجد احمد ڈپٹی کمشنر تھے۔ شیخ صاحب لاہور میں میرے پڑوسی تھے۔ میرے سامنے والے مکان میں رہتے تھے۔ میرے سامنے "سی ایس پی" ہوئے۔ پھر چند سال مختلف آسامیوں پر گزارے۔ ذہین مستعد اور ذمہ دار افسر تھے۔ جلد ہی کراچی ایسے بھرپور شہر کے ڈپٹی کمشنر لگا دیئے گئے وہ بھی اس دن راولپنڈی گئے ہوئے تھے۔ ہم رات کو کوئی گیارہ بجے کے قریب اکٹھے ہی لاہور پہنچے۔ میں جب گھر پہنچا تو عزیزم طاہر محمود (میرے بیٹے) نے مجھے بتایا کہ "میر جعفر خاں جمالی" تشریف لائے ہیں۔

کہاں اور کس ہوٹل میں ٹھہرے ہیں!؟ ہوٹل میں نہیں وہ گھر پر ٹھہرے ہیں ان کا سامان وغیرہ کہاں ہے؟ ان کے ساتھ کوئی سامان نہیں۔ بھئی یہ کس طرح ہو سکتا ہے ان کے ساتھ تو ہر دفعہ پانچ سات چھوٹی بڑی پیٹیاں ہوتی ہیں۔ ان کے نوکروں کو کہاں ٹھہرایا ہے؟ ان کے ساتھ کوئی نوکر نہیں ہے" نہ مہراللہ نہ عبدالرحمٰن نہ کوئی اور؟ "کوئی نہیں"

میں سمجھا۔ اس بیچارے نے کسی اور بلوچ سردار کو میر سائیں سمجھ لیا ہے۔ پھر کھانے وغیرہ کے بارے میں پوچھا اور بڑے کمرے میں جاکر دیکھا تو واقعی میر صاحب ہی سو رہے تھے اس بڑے کمرے کے صرف دروازے تھے۔ کوئی کھڑکی یا دریچہ نہ تھا کہ جاتے وقت ڈپٹی سیکرٹری مسعود الحسن صاحب اکھاڑ کر سب کچھ ساتھ لے گئے تھے۔ میر صاحب پلنگ پر شایان شان بستر میں گہری نیند سو رہے تھے گو میری رہی سہی نیند بھی اڑ گئی۔ انہیں اس بے بسی میں دیکھ کر نہ نوکر' نہ ہوٹل نہ سامان؟

میں جوتے اتار کر اوپر گیا۔ بیوی کو جگایا اور بتایا کہ میر سائیں ٹھیک چار بجے "بیڈ ٹی" پیا کرتے ہیں۔ میں ٹھیک پونے چار آؤں گا۔ اور چائے لے جاؤں گا مگر میں ساری رات سو نہ سکا۔ کہ یہاں ایک بلوچ وزیر محمد خاں لغاری ہیں۔ ان کے دوست قاضی فضل اللہ ہیں۔

ایسی کون سی افتاد آن پڑی کہ انہیں یوں بے سروسامانی کے عالم میں مجھ کنگلے کے ہاں ٹھہرنا پڑا۔ چار بجے میں چائے لے کر حاضر ہوا پہلے تو دو ایک منٹ حسب معمول چومتے چاٹتے رہے۔ میں نے عرض کیا۔ خیر تو ہے؟ میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ جواب ملا اب خیر ہے میں اپنے یار کے گھر میں ہوں اور میرا یار میرے سامنے ہے"

مگر افتاد کیا آن پڑی تھی ایسی جو بے سروسامانی اختیار کرنا پڑی؟

فرمایا کل شام کو میر احمد علی سوسائٹی والا بنگلہ گھیر لیا گیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ پولیس آج مجھے گرفتار کرے گی۔ اور یہاں زمینوں کے اتنے مقدمے ہیں ان مقدمات کا کیا بنے گا؟ مجھے ایک ترکیب سوجھی میں نے نوکروں سے کہا کہ لاہور کے سفر کی تیاری کریں۔ جب سامان وغیرہ جیپ پر رکھ لیا گیا۔ تو انہیں کہا کہ سٹیشن پر جاکر بیٹھ جائیں اور گاڑی پر آج نہیں کل صبح سوار ہوں اللہ مالک ہے۔ جیپ کو اسٹیشن کی طرف جاتا دیکھ کر پولیس کا ایک حصہ اسٹیشن کو روانہ ہو گیا وہاں گرفتاری بھی آسان تھی۔ اس کے بعد میں نے ٹیکسی منگوائی اور چپکے سے اس میں بیٹھ کر ائیرپورٹ پہنچا اور جہاز میں سوار ہو کر لاہور آ گیا۔ مجھے اس امر کا بھی احساس تھا کہ زرعی اصلاحات کے سلسلہ میں تمہارے پاس پیسے ختم ہیں اور وورٹ دائر کئے جانے والے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ امجد بڑا اچھا بھائی ہے وہ مجھے اس قسم کی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ کہنے لگے اب تم پنجابی کی تعریف نہیں کرو گے تو اور کون کرے گا عرض کیا۔ آپ بدظنی نہ کریں نہ سارے بلوچ اچھے ہوتے ہیں نہ سارے پنجابی اچھے ہوتے ہیں۔ اور باہر آکر طاہر سے کہا کہ امجد بھائی سے جاکر کہے کہ اگر ابھی تک ناشتہ نہیں کیا تو ہمارے ساتھ آکر کریں ورنہ یہاں سے ہو کر ضرور جائیں۔ ایک مہمان انہیں ملنے کے لئے بے قرار ہیں۔ وہ ناشتہ کر چکے تھے اس لئے طاہر کے ساتھ ہی آ گئے۔ میر صاحب انہیں دیکھتے ہی بولے "تو گویا تم میرے پیچھے پیچھے ہی چلے آئے ہو؟ امجد صاحب نے کہا آپ کو کچھ غلط فہمی ہوئی۔ آپ کو نہیں ہم آپ کی ملحقہ کوٹھی والے عبدالمجید سندھی کو گرفتار کرنے والے تھے۔ مجھے آپ کے اور بھائی ثاقب کے تعلقات کا علم ہے یہ تو میرے گھر میں بستر بچھالیں گے۔ دیکھئے آئندہ جب آپ کراچی آئیں تو میرے گھر میں ٹھہرا کریں" تو میں اب ہوٹل میں چلا جاؤں؟ جہاں چاہیں چلے جائیں اور پھر میں یہاں کا تو ڈپٹی کمشنر نہیں ہوں۔

میں نے بعد میں عرض کیا کہ اب اگر اس واقعہ کا جناب محمد خاں لغاری اور قاضی فضل اللہ کا پتہ چل گیا تو وہ آپ کے اور میرے بارے میں کیا سوچیں گے؟ جواب ملا۔ "جہاں اسے اعتماد کامل تھا۔ پہنچ گیا"

"اور میرے منہ سے بے ساختہ "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں" کے کلمات نکل گئے۔

○○○

کامیابی کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے

دعا بڑی دولت و طاقت ہے۔ اور (کلام الٰہی) میں جابجا اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیگم قمر عطاء اللہ اہلیہ کرنل عطاء اللہ صاحب

محترم کرنل عطاء اللہ صاحب

میرے شوہر کرنل عطاء اللہ صاحب کی وفات کو آج 18 سال گزر چکے ہیں۔ ان کے ساتھ میری رفاقت 40 سال رہی اور اس دوران ان کو مجھے بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ شادی کے وقت میری عمر 19 سال تھی اور ان کی 32 سال یہ رشتہ حضرت امام جماعت الثانی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ایماء سے قرار پایا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور بزرگان کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ ہماری ازدواجی زندگی کے یہ 40 سال اس طرح گزرے جو ہر لحاظ سے مثالی تھے۔

میں نے ان میں سب سے بڑی خوبی یہ دیکھی کہ وہ دین حق میں بہت راسخ العقیدہ تھے اور اس کے خلاف کبھی کچھ سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح نمازوں کا التزام بھی نہایت باقاعدگی سے کرتے تھے۔ اس بات کی گواہی ان کے ایک غیر از جماعت دوست اسلم خٹک بھی اپنی مجلس میں دیا کرتے تھے۔ اسلم خٹک صاحب اپنے دوستوں کو فخریہ کہا کرتے تھے کہ میں کرنل صاحب کو سردیوں کے موسم میں کوئٹہ میں برف کی طرح ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھتے دیکھتا تھا جبکہ دوسرے لوگ صبح کے وقت محو خواب ہوتے تھے۔

شادی کے بعد ایک رات کا واقعہ ہے کہ میں نے رات کے ایک حصہ میں ان کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ اندھیرے میں غور کرنے پر ان کو ایک کونے میں کچھ کرتے دیکھا۔ صبح جب ہچکچاتے ہوئے پوچھا کہ رات آپ کیا کر رہے تھے تو آپ نے جواب دیا "میں تمہاری اور اپنی شادی کی کامیابی کے لئے دعا کر رہا تھا" سو اس وقت سے ان کی نمازیں پانچ کی بجائے چھ نمازیں تھیں۔ یہ بات میں حلفیہ کہہ سکتی ہوں کہ کلام الٰہی کے ایک سپارہ کی تلاوت ان کا معمول تھا اور اگر انہیں علی الصبح کوئی سفر کرنا ہوتا تو رات کو ہی اس دن کا سپارہ پڑھ کر سوتے تھے۔

1955ء میں آپ وقت سے پہلے ہی خالص دینی وجوہات کی بناء پر ریٹائر ہو کر لاہور آ گئے۔

اس وقت ہمارے چار لڑکے تھے جو سب ابھی ابتدائی تعلیم تھے کسی نے میٹرک تک بھی پاس نہیں کیا تھا۔ اس وقت آپ کی پنشن نہایت قلیل تھی اور نہ ہی کوئی اندوختہ ہمارے پاس جمع تھا۔ کیونکہ کرنل صاحب اپنی آمدنی میں سے والدین کی خدمت میں اور چندوں وغیرہ پر خرچ کرتے تھے۔ چندہ کا چیک تو وہ ہمیشہ 30 تاریخ کو دے دیتے تھے۔ اور اگر کوئی سفر درپیش ہوتا تو یہ تاکید کر جاتے کہ چندہ کا چیک 30 تاریخ کو متعلقہ جگہ پہنچ جائے۔

ریٹائرمنٹ کے وقت آپ لازماً کچھ پریشان ہوں گے لیکن زبان سے کبھی کچھ نہیں کہا۔ لیکن مجھے ان کی پریشانی کا احساس تھا۔ اس کو محسوس کرتے ہوئے میں نے ایک دفعہ ان سے کہا کہ "آپ بالکل پریشان نہ ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ آپ کسی کی بدخواہی نہیں کرتے کسی کو ایذاء نہیں پہنچاتے۔ آپ نے ملازمت کے فرائض بھی نہایت ایمانداری سے ادا کئے ہیں میری بات آپ نے اپنی خودنوشت سوانح عمری میں بھی لکھی ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے آپ کو نہیں چھوڑا۔

لاہور آ کر آپ کی چھ نمازیں سات نمازوں میں تبدیل ہو گئیں۔ آپ اشراق کے نوافل بھی باقاعدہ ادا کرنے لگے۔ آپ گھر سے چلتے وقت موٹر میں بیٹھنے سے پہلے یہ نوافل ادا کرتے اور بسا اوقات موٹر میں بیٹھے بیٹھے آپ نوافل ادا کرتے۔

گھر میں فجر اور عشاء باقاعدہ باجماعت ادا کی جاتی تھیں۔ اس کے بعد کلام الٰہی کے ایک رکوع کی تلاوت اور ترجمہ بیان کرتے تھے۔ اگر دوسرے اوقات میں بچے موجود ہوتے تو وہ بھی جماعت میں شامل ہوتے تھے۔ کبھی کبھار میں اور کرنل صاحب ہی جماعت ادا کر لیتے۔

بچوں کے ہوش سنبھالتے ہی میں نے اپنے تمام بچوں کو کلام الٰہی ناظرہ خود پڑھایا اور اس کے بعد ان کی اولاد کو بھی کلام الٰہی ناظرہ پڑھانے کی سعادت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے نصیب ہوئی۔ کرنل صاحب اس بات سے بہت خوش تھے۔

کرنل صاحب بہت علم دوست انسان تھے۔ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے اور آئی سپیشلسٹ تھے اس فیلڈ میں ان کے پاس لندن کے ہسپتالوں کے متعدد سرٹیفیکٹس اور مختلف یونیورسٹیوں کی متعدد ڈگریاں تھیں۔ لیکن آپ کو اپنے فیلڈ کے علاوہ دیگر فیلڈز میں علم حاصل کرنے کی جستجو رہی۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے میڈیکل پریکٹس سے اجتناب کیا اور اس کی یہ وجہ بیان کی کہ کیونکہ ہمارے ملک میں غربت اور پسماندگی بہت ہے اور میں اس پیشے کے ذریعہ بھاری فیس وصول نہیں کر سکتا۔

اس وقت تو ہمارے سب بچے چھوٹے تھے اور نہ ہی ہماری کوئی پونجی تھی کہ بچوں کی تعلیم کے اخراجات پورے ہو سکیں مگر آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد ایک ایسے فیلڈ کا انتخاب کیا جس کے ذریعہ روپیہ کمانا بظاہر بہت دشوار معلوم ہوتا تھا۔ اس وقت بہت سے سرمائے اور مشینری کی ضرورت تھی مگر آپ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد نئے کام کا آغاز کیا۔ اور انڈس ویلی کنسٹرکشن کمپنی کی بنیاد رکھی۔ ابتداء میں آپ خود ہی اس کے چیئرمین مینجنگ ڈائریکٹر ایڈمنسٹریٹر اور سپروائزر کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ اس وقت چھ کے قریب آدمیوں کا دوسرا اسٹاف بھی تھا۔

جو کام انہوں نے 1958ء میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اپنی اولوالعزمی سے شروع کیا تھا وہ 38 سال کے بعد ایک عظیم الشان انجینئرنگ کمپنی میں تبدیل ہو چکا ہے۔ جس کے پاس ایک رگ (Rig) کی بجائے کثیر التعداد مختلف اقسام کی مشینری موجود ہے۔ اب اس ادارہ کو نہایت قابل اعتماد ادارہ سمجھا جاتا ہے اور غیر ممالک میں بھی کئی دفعہ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

وہ محرومی جس کے بارہ میں ہم سمجھتے تھے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پیش آئے گی اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے فضل و کرم سے دور کر دیا بلکہ اور بھی بہت سے فضلوں کا وارث بنایا جس کا ہر دم ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 4 بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی یہ سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب احمدیت پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اور سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کرنل صاحب اولاد کے ساتھ سختی اور پیار میں ایک توازن رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ اگر ایک بچہ دوسرے کی نسبت کسی زیادتی کی شکایت کرتا تو وہ چاروں کو ایک ہی سی سرزنش کرتے جس کا یہ نتیجہ ہوتا کہ بچے ایک دوسرے کی شکایت کرنے سے گریز کرتے۔ اولاد کے ساتھ آپ کا رویہ زیادہ تر ایک دوست کی طرح کا ہوتا تھا اور ہر ایک بات میں ان سے دوستانہ بات چیت اور بحث کرتے۔ ملازموں کو کبھی نہیں ڈانٹتے تھے بلکہ گھر میں دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے تھے۔

ایک چھوٹی سی بات مجھے یاد آئی کہ اگر کوئی یہ کہہ دے کہ فلاں نوکر نے یہ چیز توڑ دی ہے تو ہمیشہ ٹوک دیتے اور کہتے یہ نہ کہو کہ اس نے توڑ دی ہے بلکہ یہ کہو کہ اس سے ٹوٹ گئی ہے۔

دوستوں سے بھی اچھے تعلقات تھے۔ ہر قسم کے لوگ ان کے دوست تھے دوستوں کے راز کی بات کبھی کسی اور سے نہ کرتے اور اس معاملہ میں بہت احتیاط سے کام لیتے۔ غرض کہ زندگی کے ہر دور میں ان کا اپنا ایک منفرد انداز تھا اور بہت خوبیوں کے مالک تھے۔

پیدائشی احمدی تھے اور اپنے بچپن کے زمانے کا قادیان جانا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت میں اپنے والد صاحب کے ساتھ بیٹھنا کھانا کھانا اکثر بیان کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ کھانے کے دوران حضرت بانی سلسلہ اکثر ان کو بوٹیاں سالن میں سے نکال نکال کر دیا کرتے تھے۔

26 ستمبر 77ء کو جبکہ ان کی صحت بالکل اچھی تھی اپنے دوست اسلم خٹک صاحب کے گھر ان سے ملنے گئے اور وہیں رات گزاری جہاں گیس میں کچھ نقص ہونے کی وجہ سے وہ سوتے میں ہی وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور میں ایک شفیق ساتھی سے محروم ہو گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

خدمتِ خلق

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہر بھائی کی زندگی میں بے شمار ایسے خدمت خلق کرنے کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ اور جماعت کا ہر فرد خدمت خلق کرنے کو اپنے لئے سعادت خیال کرتا ہے کیونکہ جہاں خدا تعالیٰ کی عبادات کا حکم ہے وہاں یہ بھی حکم ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنی چاہئے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسرے بھائی کی ضرورت کو مقدم کرو۔ خواہ اس میں تمہیں اپنا کچھ نقصان بھی کرنا پڑے۔ ہر احمدی کے دل میں بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کا جذبہ ہونا چاہئے بلا امتیاز مذہب و ملت بنی نوع انسان کی ہر قسم کی بے لوث خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھا جائے۔ مثلاً بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ موسمی ضرورتوں کے مطابق ناداروں کو کپڑا مہیا کرنا۔ بیماروں کی تیمارداری اور مفت علاج کرنا یتامیٰ مساکین اور مسافروں کی خبر گیری کرنا۔ سیلاب یا کوئی آفت میں جہاں تک بس چلے خدمت خلق کرنا۔ ضرورت مند طلباء کو کتب مہیا کرنا۔ کسی کی بھی شادی ہو اس میں مدد کرنا۔ تجہیز و تکفین کے انتظامات غرض بہت سارے خدمت خلق کے کام ہیں۔ جن کو کر کے ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ فرمودہ مورخہ 19 ستمبر 1986ء (الفضل اخبار 6 جنوری 1997ء) میں ارشاد فرمایا ہے چنانچہ (کلام الٰہی) نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے (۔) کہ دیکھو جب خدا نے تمہیں خرچ کا حکم دیا ہے تو خدا کی خاطر خرچ کرنا ہے۔ اگر تم خرچ تو کرو۔ مگر اپنی خاطر کرو تو پھر تم خدا کی عبادت نہیں کر رہے کسی اور کی عبادت کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تو تمہیں یہ فرماتا ہے کہ (۔) جو اقرباء ہیں ان کا حق ادا کرو۔ کتنے ہی ہیں جو امیر ہو گئے اور اقرباء کا حق بھول گئے۔ اور اپنی دولتیں اکٹھی کرنے اپنے دکھاوے میں مگن رہے۔ یہ نہیں دیکھا کہ فلاں قریبی فلاں عزیز کس حال میں زندگی بسر کر رہا ہے (۔) اور جو قریب نہیں بھی ہے ویسے مسکین ہے۔ بے چارہ گرا پڑا اس کی ضرورتوں کا خیال کر کے جو خدا نے تمہیں زائد عطا فرمایا ہے اس میں اس کو شریک کرنے کی کوشش کرو۔ پس جیسا کہ ہمارے پیارے امام نے ارشاد فرمایا۔ ہمیں بنی نوع انسانوں کی خدمت کرتے رہنا چاہئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں خاکسار کو ایک خدمت کا موقعہ ملا۔ وہ احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ جو مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ ہم یعنی فیملی کے ساتھ پچھلے سال کار پر ناران سے رات 8 بجے واپس آ رہے تھے۔ ہماری کوشش تھی۔ جس قدر جلد ہو ہم بالاکوٹ پہنچ جائیں۔ بالاکوٹ ابھی چالیس میل کے فاصلہ ہو گا۔ کہ راستہ میں ہمیں ایک گاڑی ملی جو کہ کھڑی تھی۔ جس میں خواتین بھی سوار تھیں ہم نے ان سے خیریت پوچھی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہماری گاڑی کا پٹرول ختم ہو گیا ہے اگر آپ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد الحمید خاں صاحب شوق

الفضل 13 اکتوبر 1955ء

مولوی غلام حسین صاحب عالم گڑھی

مولوی غلام حسین صاحب کے والد صاحب کا نام احمد دین اور والدہ کا بیگم بی بی تھا۔ مولوی احمد دین صاحب ایک نیک اور صوفی منشی بزرگ تھے۔ اپنے ہاتھ سے کلام الٰہی اور دینی کتب لکھا کرتے تھے۔ ابھی مولوی غلام حسین صاحب دو ہی سال کے تھے۔ کہ ان کے والدین معہ اہل و عیال مکہ روانہ ہو گئے۔ اس طرح مولوی صاحب دو سال کی عمر میں روضہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ عالم گڑھ کے قریب موضع شمس میں اپنے پھوپھی زاد بھائی مولوی شمس الدین صاحب سے عربی اور فارسی پڑھی۔ آپ کے برادر بزرگ سائیں غلام قادر صاحب اور آپ نے وہیں کلام الٰہی حفظ کیا۔

تحصیل علم سے فارغ ہوئے۔ تو آپ کی شادی موضع کلاچور متصل جلال پور جٹاں کے ایک علم دوست اور نیک نفس زمیندار چوہدری محمد دین صاحب جٹ کاہلواں کی دختر سے ہو گئی۔ مولوی صاحب کے پاس ایک سید راجن شاہ نام رہا کرتا تھا۔ وہ سیلانی آدمی تھا۔ سفر کرتے کرتے دور تک نکل جاتا۔ اور دو دو چار چار ماہ بعد واپس آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ پورے چار ماہ باہر رہ کر آیا۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا۔ راجن شاہ! اس دفعہ کہاں کہاں کی سیر کی۔ راجن شاہ نے جواب دیا۔ حضرت! اس دفعہ ضلع گورداسپور میں پھرتا رہا ہوں۔ پٹھانکوٹ۔ دینا نگر۔ بٹالہ۔ گورداسپور غرض بہت سے شہروں کو دیکھا ہے۔ واپسی پر تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں قادیان نام میں چلا گیا۔ وہاں ایک بہت بڑے مولوی صاحب کی زیارت نصیب ہوئی۔ عجیب نورانی شکل ہے۔ بات کرتے وقت منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔ نہایت ہی حلیم بردبار۔ شریف النفس مہمان نواز اور عالم باعمل دیکھا ہے۔ ان سے دو کتابیں بھی ساتھ لایا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے تھیلے میں سے دونوں کتابیں نکالیں۔ مولوی صاحب نے دیکھا۔ تو ایک ان میں سے "کشتی....." تھی دوسری کا نام یاد نہیں رہا۔ مولوی صاحب نے کتاب لے لی۔ اور پڑھنی شروع کی۔ جوں جوں پڑھتے جاتے تھے۔ متاثر ہوتے جاتے تھے۔ دوسرے دن اپنے ایک عزیز شاگرد چوہدری خدا بخش صاحب (حال پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر متصل لاہور) کو فرمایا۔ کہ اس کتاب کا مصنف تو کوئی خدا کا خاص بندہ معلوم ہوتا ہے۔ اسے ضرور دیکھنا چاہئے۔

یہ غالباً 1904ء کا واقعہ ہے۔ مولوی صاحب اور چودھری صاحب نے باہم مشورہ کرکے قادیان جانے کی تیاری کر لی۔ اور لاہور پہنچ کر بٹالہ کا ٹکٹ لے لیا۔ بٹالہ سے ایک ٹانگے پر قادیان پہنچے۔ شام کا وقت تھا۔ دونوں بیت مبارک میں پہنچ گئے۔ عبادت کے لئے لوگ جمع ہونے لگے۔ انہوں نے بھی وضو کیا۔ اور بیت میں ایک صف پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک نورانی صورت بزرگ شمالی دروازے سے برآمد ہوئے۔ تمام لوگ تعظیماً سرو قد ہو گئے۔ اور ان دونوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہی بزرگ مرزا صاحب ہیں۔ جنہیں راجن شاہ "بڑے مولوی صاحب" کہتا تھا۔ حضرت مرزا صاحب تیز تیز قدم اٹھاتے سیدھے محراب میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے فوراً صفیں درست کر لیں۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب محراب ہی میں حضرت مرزا صاحب کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ عبادت پڑھانی شروع کر دی۔ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت مرزا صاحب نے فرمایا۔ کوئی صاحب کلام الٰہی سنائیں۔ اس پر مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ میں سناتا ہوں حضرت صاحب نے اجازت دی۔ اس پر مولوی صاحب نے کلام الٰہی پڑھنا شروع کیا۔ مگر حضرت صاحب کے رعب کی وجہ سے پہلے کانپ گئے۔ اور الفاظ اچھی طرح ادا نہ کر سکے۔ مگر پھر جلد سنبھل گئے۔ اور نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ حضرت بہت خوش ہوئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

اب دونوں نے ارادہ کیا۔ کہ واپس گاؤں چلے چلیں۔ چنانچہ اسی وقت قادیان سے چل پڑے اور نہر پر پہنچ کر صبح کی عبادت ادا کی۔ پھر وہاں سے پیدل چل کر بٹالہ پہنچے۔ مولوی صاحب تو وہاں سے فتووال تحصیل شکر گڑھ اپنے رشتہ داران کے پاس کسی ضروری کام کے سلسلہ میں چلے گئے۔ اور چوہدری صاحب واپس ہانڈو پہنچ گئے۔

ان دنوں الحکم اور البدر دو اخبار قادیان سے نکلتے تھے۔ چند دن کے بعد مولوی صاحب بھی ہانڈو پہنچ گئے۔ اور دونوں اخبار جاری کرا لئے۔ ایک سال تک برابر یہ اخبار زیر مطالعہ رہے۔ اور مولوی صاحب پر حقیقت روشن سے روشن تر ہوتی چلی گئی۔

ایک دن صبح کی عبادت کے بعد مولوی صاحب نے چودھری صاحب سے کہا۔ خدا بخش! اگر تم پر حقیقت واضح ہو چکی ہے۔ اور تمہیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔ تو فوراً بیعت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ فی الحال تم اکیلے قادیان جاؤ۔ اور بیعت کر کے جلد واپس آؤ۔ چنانچہ چودھری صاحب اکیلے قادیان پہنچے۔ غالباً 1905ء کا زمانہ تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ باغ میں فروکش تھے۔ کچھ خیمے ایستادہ تھے۔ سب سے پہلے چوہدری صاحب کو مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفیٰ ملے۔ اتنے میں ظہر کا وقت ہو گیا۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی تشریف لے آئے۔ پھر حضرت بانی سلسلہ تشریف لے آئے۔ فوراً صفیں درست ہو گئیں۔ عبادت کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کوئی بیعت کرنے والا ہے۔ اس پر چودھری صاحب اور دو اور اشخاص نے بیعت کی۔ حضرت صاحب نے دعا فرمائی۔ پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا۔ کل جمعہ ہے۔ اس لئے واپس نہ جانا۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے سنا۔ تو فرمایا۔ کسی کو زبردستی مت ٹھہرایئے۔

قادیان سے واپسی پر تانگہ میں میاں احمد دین صاحب زرگر ساکن قادیان بھی بیٹھے تھے۔ انہوں نے چوہدری صاحب کو نصیحت کی کہ اب جبکہ آپ نے بیعت کر لی ہے۔ تو تکالیف اور مصائب سے نہ گھبرانا۔ لوگ مخالفت کریں گے حقہ پانی بند کر دیں گے۔ مگر آپ صبر سے کام لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاطر تمام تکالیف کو برداشت کریں۔ چودھری صاحب ان کی باتیں سن کر حیران ہوئے۔ اور سوچتے تھے کہ آخر انہوں نے کون سا جرم کیا ہے۔ جس کی پاداش میں انہیں مصائب کا نشانہ بننا پڑے گا۔ گاؤں میں پہنچے۔ تو مولوی صاحب سے تمام روئیداد بیان کی۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ کہ چند دنوں تک میں بھی قادیان جانے والا ہوں۔ پھر ایک دن گاؤں کے چند آدمیوں کو ساتھ لے کر قادیان پہنچے۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کر کے شاداں و فرحاں واپس لوٹے۔ مولوی صاحب کے ساتھ ایک شخص نے بھی بیعت کی تھی۔ وہ جہاں بیٹھتا تھا۔ لوگوں کو حضرت مرزا صاحب کی بیعت کے لئے کہتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مخالفت شروع ہو گئی۔ ایک دن عشاء کی عبادت کے بعد بیت الذکر کے باہر بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ احمدیوں کو بلایا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ تم لوگوں کا حقہ پانی بند کر دیا جائے گا۔ دوسرے دن صبح کو کچھ لوگ اکٹھے ہو کر آ گئے۔ اور حضرت مولوی صاحب کو کہنے لگے کہ مولوی صاحب اب تک تو ہم لوگ مل جل کر رہتے رہے ہیں۔ مگر اب مشکل ہے۔ ہم اب آپ کی اقتدار میں (عبادت) ادا نہیں کر سکتے۔ مولوی صاحب نے جواباً فرمایا۔ بہت اچھا۔ پھر آپ اس بیت میں کبھی نہ گئے۔ اس وقت ان کا ذریعہ معاش سوائے امامت کے اور کچھ نہ تھا۔ لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ گاؤں کا ہر فرد آپ کو پیروں کی طرح مانتا تھا۔ اور آپ کی ہر قسم کی ضروریات گھر بیٹھے پوری ہوتی تھیں۔ شاگرد سارا سارا دن کام کرتے تھے۔ اور تھکتے نہ تھے۔ مگر مولوی صاحب نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اس تمام عزت اور منصب کو ٹھکرا دیا۔ اور اس کے بعد کبھی ان کے منہ سے شکایت کا ایک لفظ بھی نہ سنا گیا۔ جب لوگوں کی مخالفت تیز ہو گئی۔ تو چودھری صاحب مولوی صاحب کو ساتھ لے کر لاہور پہنچے کچھ اور نئے احمدی بھی ساتھ تھے۔ محترم محبوب عالم صاحب مالک راجپوت سائیکل ورکس سے ملے۔ انہوں نے فرمایا۔ صبر کرو۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہی حکم ہے۔

مولوی صاحب حافظ کلام الٰہی تھے۔ حدیث اور فقہ کے عالم تھے۔ خوش الحان تھے۔ زبان میں تاثیر تھی۔ فارسی بہت اچھی جانتے تھے۔ مثنوی مولانا روم کے ساتھ بہت انس تھا۔ اکثر انہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عربی کتاب اربعین کا ترجمہ کرتے دیکھا گیا ہے۔ درثمین عربی اور فارسی بہت پڑھتے تھے۔ چودھری صاحب موصوف نے ایک دفعہ حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ گاؤں میں اور کوئی احمدی نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ (صاحب ایمان) کبھی اکیلا نہیں رہتا۔ آپ دعوت الی اللہ کیا کریں۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہانڈو کے احمدی افراد کی تعداد 120 کے لگ بھگ ہے۔

بعد ازاں مولوی صاحب عالم گڑھ ضلع گجرات پہنچے۔ تو وہاں بھی دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ وہاں بھی جماعت قائم ہو گئی۔ آپ اس کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے۔ اور یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتی گئی۔

مولوی صاحب کی روحانی یادگار ہانڈو اور عالم گڑھ کی جماعتیں ہیں۔ جو ان کی وجہ سے اور ان کی کوشش سے قائم ہوئیں۔ ہانڈو کی جماعت تعداد میں زیادہ ہے۔ عالم گڑھ کی جماعت گو تعداد میں تھوڑی ہے۔ لیکن مخلصین کی ان میں بھی کمی نہیں۔

OOO

یادرفتگان

محمد یوسف

ملک محمد یونس خان ایمن آبادی

یہ چند سطور دعا کی تحریک کیلئے لکھ رہا ہوں۔

والد صاحب محترم کی وفات 23 نومبر 1996ء کی شب 74 سال کی عمر میں ہوئی۔ یوں تو وہ چند سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔ لیکن مرض خاصا کنٹرول میں تھا۔ اور وہ کافی فعال رہتے تھے۔ مرکز عبادت میں حاضری' خدمت دین اور خدمت خلق۔ اہل خانہ کی دینی تربیت' ہلکا کاروباری شغل سب چلاتے تھے۔ بڑی پر تاثیر دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ غریب و امیر سب کے دوست' خیر خواہ اور خادم تھے۔ کثرت سے خیرات کرتے تھے۔ اور عمدہ عملی نصائح سے سب کو مستفیض کرتے۔ عبادت حتی الوسع مرکز عبادت میں ادا کرتے تھے۔ محلہ کے احباب کو بیدار کرتے' تلقین کرتے اور ساتھ لے کر جاتے۔ احباب کے اہل خانہ کو بھی بڑے موثر طور پر تلقین فرماتے۔

اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کو یہ وصف عطا فرمایا تھا کہ پہلی ہی ملاقات میں دل جیت لیتے اور گرویدہ بنا لیتے۔ اس پر مستزاد یہ کہ خدمت کے ذریعے ایک برادرانہ شفقت کا دائمی تعلق قائم کر لیتے۔ نہایت درجہ خیر خواہی فرماتے۔ یہ اسباب تھے کہ ہر طبقہ میں والد صاحب کے تعلقات وسیع تھے اور ان تعلقات کو وہ ایک دوسرے کی باہم نفع رسانی کے لئے استعمال کرتے تھے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء مربیان اور کارکنان

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

البانیہ میں گڑبڑ

البانیہ یورپ کا وہ ملک ہے جس کی 90 فیصد آبادی مسلمان ہے۔ لیکن یہ مسلم ملک لمبا عرصہ اشتراکی حکومت کے زیر سایہ کیمونسٹ روس کے بلاک میں شامل رہا ہے۔ سابق سوویت یونین اور مشرقی یورپ کے ممالک میں سے کیمونزم کی صف لپیٹی جانے کی بعد یہاں پر بھی کیمونزم ختم ہو گیا اور مغربی طرز کا نظام شروع ہوا۔ لیکن جس طرح کیمونزم کے اختتام کے بعد اکثر سابق کیمونسٹ ممالک سیاسی انتشار اور بدامنی کا شکار ہوئے اسی طرح حالیہ دور میں البانیہ بھی ایسی صورت حال کا شکار ہے۔

بوسنیا اور البانیہ میں ایک مماثلت ہے۔ یہ دونوں سابق کیمونسٹ ممالک مسلمان اکثریت کی آبادی پر مشتمل ہیں۔ بوسنیا کو آزاد مسلم ریاست بننے کی سزا چار سال کی ہولناک جنگ کی صورت میں ملی۔ البانیہ ایک خودمختار ملک پہلے ہی سے ہے لہٰذا یہاں پر آزادی کا تو سوال پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اب مسلم مخالف قوتیں یہ چاہتی ہیں کہ البانیہ میں حکومت اس قسم کی آئے جو مسلمان تشخص کی حامل نہ ہو۔

البانیہ میں گڑبڑ کے پیچھے امریکہ کی جو خواہش کام کر رہی ہے ابھی تک اس کا کھل کر اظہار نہیں ہو سکا۔ لیکن جہاں ملک میں گڑبڑ کے ساتھ امریکی ڈالر ریل پیل شروع ہو جائے وہاں پر امریکی ہاتھ کا موجود ہونا خاصا قرین قیاس ہوتا ہے۔ البانیہ میں بھی یہی صورت حال ہے وہاں پر بعض فنانس کمپنیوں کے ڈوب گئے جس سے لوگوں کے لاکھوں ڈالر ڈوب جانے سے ہنگامے شروع ہوئے۔ ہنگامے اتنے بڑھے کہ صدر نے حکومت کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور اپوزیشن لیڈر کو حکومت سازی کی دعوت دے دی۔

لیکن اس گڑبڑ کے پہلو بہ پہلو البانیہ میں بغاوت بھی شروع ہو چکی ہے۔ اب اصل میدان باغیوں کے ہاتھ میں آگیا ہے اب ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اپوزیشن کے مظاہروں کا معاملہ تو پس منظر میں چلا گیا ہے اور باغیوں کی بات سامنے آگئی ہے۔

البانیہ کے دارالحکومت ترانہ میں شہریوں نے ایک فوجی اکیڈمی پر حملہ کر کے وہاں لوٹ مار کی۔ سیکیورٹی فورسز نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق ہوائی اڈہ بند کر دیا گیا ہے ادھر امریکہ نے البانیہ میں امریکی حکومت کے 160 ملازمین اور ان کے اہل خاندان سے کہا ہے کہ وہ بگڑتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر البانیہ سے نکل جائیں۔ باغی اب تک 14۔ شہروں پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اسلحہ لوٹے جانے کے بعد دارالحکومت ترانہ میں گولی چلنے کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ باغیوں نے دارالحکومت کے جنوب میں 35 کلومیٹر دور واقع ایک اور قصبہ پر پولیس کے ساتھ جھڑپ کے بعد قبضہ بھی کر لیا ہے۔ اس جھڑپ میں دو افراد مارے گئے ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق باغیوں نے ترانہ کے جنوب میں واقع شہر مجیکسی میں ایک اسلحہ ساز کارخانے میں داخل ہو کر اسلحہ لوٹ لیا۔

یہ ایک دوسرے شہر شرجان سے آنے والے مشتعل ہجوم نے لوٹا۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق مجیکسی میں مقامی فوجی ڈپو کو ہتھیار واپس کرتے ہوئے 35 سالہ اور 32 سالہ دو افراد مارے گئے۔

28۔ فروری کو اسلحہ کے فوجی ڈپوؤں کے لوٹے جانے کے بعد سے اب تک البانیہ کی خانہ جنگی میں 60۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ دارالحکومت ترانہ میں فوجی اکیڈیمی سے اسلحہ لوٹنے کا پہلا واقعہ ہوا ہے۔ لوٹ مار کرنے والے کچھ افراد نے ہوائی فائر بھی کئے۔ لیکن موقعہ پر موجود فوجیوں نے مداخلت نہیں کی۔ یہ فوجی اکیڈیمی ترانہ کے مرکزی علاقے سے ایک کلومیٹر دور واقع ہے۔ صحافیوں نے بھی فائرنگ کی آوازیں سنیں اور فوجی اکیڈیمی سے کلاشنکوف رائفلیں لوٹ کر لانے والے افراد کو دیکھا۔ باخبر ذرائع نے بتایا کہ فوجی اکیڈیمی میں زیادہ اسلحہ نہیں تھا۔ بعد میں موصولہ اطلاعات کے مطابق ترانہ اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں اسلحہ کے تین ذخیرے لوٹ لئے گئے۔

دارالحکومت ترانہ کے واحد سویلین ہوائی اڈے "ریناس" کے حکام نے بتایا ہے کہ جنوب میں شروع ہونے والی بغاوت دارالحکومت تک پھیل جانے کے باعث سلامتی کی وجوہات پر ہوائی اڈے کو جمعرات کی شام بند کر دیا گیا۔

دریں اثناء شمالی البانیہ کے سب سے بڑے شہر سکودرا میں چار افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ اموات مشتعل عوام کے جانب سے متعدد فوجی بارکوں پر قبضہ کئے جانے کے دوران ہوئیں ہلاک ہونے والوں میں ایک فوجی اور تین شہری شامل ہیں۔

OOO

میاں بیوی کیلئے ایک سنہری اصول

مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

امید واثق ہے کہ بخیریت ہوں گے۔ کچھ عرصہ ہوا ہماری گلی میں مکرم سلیم صاحب کی بیٹی کے رخصتانہ کے موقعہ پر آپ نے خطاب فرمایا تھا۔ اور جس میں "مجازی خدا" کی اصطلاح کی دلچسپ وضاحت بھی تھی۔ میری طرح بہت سے سامعین کو پسند آئی تھی۔ اس کے بیان کردہ مفہوم کو اپنے الفاظ میں لکھ کر بھجوا رہا ہوں۔

میر غلام احمد نسیم

چند ماہ ہوئے محلہ دارالعلوم غربی کی ایک رخصتی کی تقریب پر آپ نے ایک مختصر تقریر فرمائی تھی۔ اس میں بہت سی دیگر سبق آموز باتوں اور نصیحتوں کے ایک ایسی نصیحت بھی آپ نے فرمائی جو بظاہر تو اس نئے ازدواجی بندھن میں منسلک ہونے والے جوڑے کے لئے تھی لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس پر عمل سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں گھرانوں کی قسمت سنور سکتی ہے۔ اپنا طبعی رجحان خاموش سامعین کا سا ہے۔ اور یہ خیال رہتا ہے کہ مقرر کی بہت سی قیمتی باتوں میں سے اگر ایک بھی اثر پذیر ہو گئی تو سمجھوں گا کہ میرا اس تقریب میں شامل ہونے کا مقصد پورا ہو گیا۔

اس تمہید کے بعد میں اس نکتہ کا ذکر مناسب سمجھتا ہوں جو میرے خیال میں بہت سے گھریلو مسائل کو حل کرنے یا کم کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ہمارے معاشرے میں خاوند کو مجازی خدا کہا جاتا ہے لیکن اس کا عموماً مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ بیوی کو خاوند کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنی چاہئے۔ اس طرح خاوند اپنے آپ کو برتر سمجھنے لگتا ہے اور اس کا خیال ہوتا ہے کہ اس کی ہر بات کو بے چوں وچرا اس کی بیوی مانتی چلی جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسے مجازی خدا ہونے کی حیثیت سے وہ صفات اپنانی چاہئیں جو اس اصطلاح کی خاصیت ہو سکتی ہیں مثلاً یہ کہ خدا تعالیٰ بن مانگے دیتا ہے اور مانگنے پر بھی دیتا ہے لہٰذا مجازی ہونے کی حیثیت سے اسے بھی ایسا ہی کرنا چاہئے کبھی کبھار ایسے تحفے اپنی بیوی کو دینے چاہئیں جن کا مطالبہ نہ ہو اور جس چیز کا مطالبہ ہو اسے بھی مقدور بھر پورا کرنا چاہئے۔ اسی طرح اگر بیوی بھی اس سنہری اصول پر ممکن حد تک عمل کرے تو یقیناً آپس کا اعتماد مزید مضبوط ہوگا۔

مجازی خدا ہونے کا یہ ایک اچھوتا اور سنہری مفہوم ہے۔ جو میں نے آپ کی اس مختصر تقریر میں سنا۔ اسی روز سے خیال تھا کہ قارئین الفضل تک پہنچنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے بہت سے گھرانے اس اصول سے استفادہ کر کے اپنے گھروں کو چمن زار بنا لیں۔

بقیہ صفحہ 4

ہماری مدد کر دیں۔ تو ہم مصیبت سے بچ جائیں گے۔ ہم ایک دو گھنٹے سے کھڑے ہیں۔ کوئی ہماری مدد نہیں کر رہا۔ جنگل پہاڑی علاقہ رات کا وقت۔ چنانچہ ہم نے ہمت کی اور ان کے ایک آدمی کو ساتھ لے کر دس میل کے فاصلہ سے پٹرول لا کر دیا۔ جس سے ان کی گاڑی سٹارٹ ہو گئی۔ اور ان سب نے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ اور ساتھ ہمیں بھی دعائیں دیں کہ اس بہت بڑی پریشانی میں کام آئے۔ ورنہ وہ ساری رات جنگل میں رہتے۔ خدا جانے ان کے ساتھ کیا حشر ہوتا۔ اور ہمیں بھی روحانی خوشی ہوئی کہ کسی کی خدمت کا موقعہ ملا۔ آج تک وہ واقعہ ہمیں یاد ہے جو ہم کبھی بھی نہیں بھول سکتے۔ پس ہمیں ایک دوسرے کے کام آتے رہنا چاہئے۔ اور اس کے لئے خدا سے ضرور مدد مانگنی چاہئے۔ کہ وہ ہمیں اس قابل کرے کہ ہم بنی نوع انسان کی خدمت کر سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کی توفیق دے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

کا خاص احترام اور گہری عقیدت ان کے دل میں تھی۔ ان کی ملاقات سے بہت خوشی محسوس کرتے اور ان کے لئے خاص قدر و منزلت اور محبت کے جذبات رکھتے۔ مقامی امیر جماعت کے لئے حد درجہ اطاعت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ کئی سال زعیم اعلیٰ اسلام آباد غربی رہے۔ احباب میں بڑا جوش و ولولہ پیدا کیا۔

ملازمت پولیس سروس میں کی ایس۔ پی کے عہدہ سے 1984ء میں ریٹائر ہوئے۔ پولیس کے اعلیٰ افسران ان کی نہایت درجہ تعریف و توصیف کرتے تھے اور بعد ریٹائرمنٹ ان کی اعلیٰ مثال افسران کو پیش کرتے تھے۔ احمدیت کا رنگ غالب تھا۔ اور اس محکمہ میں بھی لوگوں کے مصائب دور کیے اور کرائے۔ لوگوں کو مصائب میں مبتلا نہیں کرایا۔ دعائیں ہی لیں جہاں تک ہو سکا تمام لوگوں کو فیض پہنچایا۔

اپنے اہل خانہ کی دینی تربیت کی بڑی لگن تھی۔ گھر میں عبادت باجماعت درس کلام الٰہی درس کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور MTA کے پروگرام کا ہمہ وقت التزام رکھتے۔ مہمان رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی اس میں شامل کرتے۔ بارہ بہن بھائیوں میں سے سب سے بڑے تھے۔ پورے کنبے کی تربیت کا خود کو ذمہ دار جانتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا بہن بھائیوں کے بچوں کو ہفتوں اپنے گھر دینی تربیت کے لئے رکھتے۔ بہن بھائیوں اور ان کے بچوں کے علاج معالجہ اور دنیاوی تعلیم کا بھی خود کو ذمہ دار سمجھتے جہاں ضروری ہوتا امداد اور خصوصی اخراجات کی بھی ذمہ داری اٹھاتے۔

احباب سے والد صاحب کی مغفرت کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے اور ہم اہل خاندان کے لئے جو ان سے محروم ہو گئے ہیں موصی ہونے کے سبب والد صاحب کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور اسی روز ہوئی جس روز ہمارے محترم عالمی اعزازات کے حامل سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تدفین ہوئی۔ دونوں کے جنازے ایک ساتھ پڑھے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

OOO

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم اسد اللہ خالد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع عمرکوٹ گردن توڑ بخار میں مبتلا ہیں حالت بہت تشویشناک ہے احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب میرپور خاص (جو مکرم چوہدری محمد خان صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نبی سرروڈ کی بڑی بیٹی تھیں) مورخہ 9۔ اور 10۔ مارچ 97ء کی درمیانی رات دل کے شدید حملہ کے نتیجہ میں بعمر پچاس سال اچانک وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

○ محترمہ ہدایت بیگم صاحبہ (والدہ مکرم محمد خان طاہر بھٹی صاحب حال (امریکہ)۔ بقضاء الٰہی مورخہ 97-3-12 بعمر 91 سال فیصل آباد میں وفات پاگئیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد ظہر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ملک احمد شیر صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم ملک نور محمد صاحب)

مکرم ملک نور محمد صاحب جوئیہ ولد مکرم خنجر خان صاحب جوئیہ ساکن چک نمبر 152 شمالی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ قطعہ نمبر 13/18 دار النصر شرقی ربوہ میں سے ان کا حصہ 10 مرلے ان کے بڑے بیٹے مکرم محمد شیر صاحب جوئیہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم ملک محمد شیر صاحب (پسر)
2۔ مکرم ملک احمد شیر صاحب (پسر)
3۔ مکرم فتح شیر صاحب (پسر)
4۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (مکرمہ رسول بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی)

مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی ولد مکرم علی محمد صاحب ساکن گکھانوالی ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ورثاء نے اطلاع دی ہے اور درخواست کی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 69/21 واقعہ محلہ دار النصر ربوہ (کل رقبہ ایک کنال) میں سے ان کا حصہ 10 مرلے ہے۔ یہ حصہ ان کے بڑے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ رسول بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی (پسر)
3۔ مکرم حفیظ احمد صاحب بھٹی (پسر)
4۔ مکرم عزیز احمد صاحب بھٹی (پسر)
5۔ محترمہ بشریٰ مبارکہ بیگم صاحہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم اعجاز احمد صاحب بابت مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب)

مکرم اعجاز احمد صاحب ساکن مکان نمبر 14/2 دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب آف ایبٹ آباد۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام دو قطعات نمبر 29/13 برقبہ 00۔1 کنال اور 14/29 برقبہ 1 کنال 12 مرلہ م ف 198 محلہ دار العلوم شرقی ربوہ میں الاٹ شدہ ہیں۔ یہ قطعات میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ بشریٰ نسرین صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ زہرہ یاسمین صاحبہ (دختر)
3۔ محترمہ امتہ المتین صاحبہ (دختر)
4۔ مکرم جاوید احمد صاحب (پسر)
5۔ مکرم آفتاب احمد صاحب (پسر)
6۔ مکرم اعجاز احمد صاحب (پسر)
7۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (دختر)
8۔ محترمہ خورشید بی بی صاحبہ (بیوہ)
9۔ محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ (دختر)
10۔ مکرم واجد حسین صاحب (پسر)
11۔ محترمہ شمع کوثر صاحبہ (دختر)
12۔ محترمہ خولہ رمضان صاحبہ (دختر)
13۔ مکرم امجد حسین صاحب (پسر)
14۔ محترمہ فریحہ رمضان صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم سرور محمود صاحب بابت ترکہ مکرم منشی سردار محمد صاحب)

مکرم منشی سردار محمد صاحب (سابق کاتب الفضل)۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے بیٹے مکرم سرور محمود صاحب نے درخواست دی ہے کہ قطعہ A-42/18 برقبہ 10 مرلہ 108 م ف میں ان کا نصف حصہ ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ (دختر)
3۔ محترمہ شاکرہ طلعت صاحبہ (دختر)
4۔ مکرم سرور محمود صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ حشمت بی بی صاحبہ ترکہ مکرم غلام احمد صاحب)

محترمہ حشمت بی بی صاحبہ وغیرہ ورثاء مکرم غلام احمد صاحب ولد عبد الرحیم صاحب ساکن موضع لدھڑ کرم سنگھ تحصیل و ضلع نارووال نے درخوات دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطع نمبر 23/20 برقبہ 1 کنال 5 مرلہ میں سے 10 مرلہ محلہ دار النصر ربوہ میں الاٹ شدہ ہیں۔ یہ حصہ بنام ان کے ورثاء کے نام منتقل ہو گا۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد اشرف صاحب (پسر)
3۔ مکرم محمد اسلم صاحب (پسر)
4۔ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ کینز فاطمہ صاحبہ وصیت نمبر 18485 زوجہ مکرم قریشی عبد الستار صاحب ساکن بنوں سے 1966ء میں وصیت کروائی تھی۔ موصیہ کے خاوند مکرم قریشی عبد الستار صاحب بنوں میں بیکری کا کاروبار کرتے تھے۔ 1973ء میں موصیہ کا ایڈریس مکان نمبر E/197 محلہ پیر جوگیاں۔ چوک خزانچی۔ بنوں تھا۔ اس کے بعد موصیہ کو رابطہ کے لئے متعدد بار لکھا گیا لیکن تاحال رابطہ نہیں ہو سکا۔ اگر موصیہ خود پڑھے یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ ربوہ کی پرائمری پاس طالبات جو کلام الٰہی حفظ کرنا چاہتی ہوں مورخہ 3۔ اپریل صبح 10 بجے انٹرویو کے لئے عائشہ دینیات اکیڈمی (بیرکس) میں حاضر ہو جائیں۔ طالبہ ذاتی شوق رکھتی ہو۔ تلفظ درست ہو اور صحت اچھی ہو۔

عائشہ دینیات کلاس درجہ اولیٰ میں داخلہ یکم اپریل تا 15۔ اپریل جاری رہے گا۔ میٹرک' ایف اور بی۔ اے پاس طالبات داخلہ لے سکتی ہیں۔ روزانہ صبح 9 بجے درخواست داخلہ اور انٹرویو لیا جائے گا۔

(پرنسپل عائشہ دینیات کلاس)

اعلان داخلہ ماسٹر پروگرام و کمپیوٹر

سائنس ایک سالہ گریجویٹ ڈپلومہ

○ آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد نے معاشیات' انگریزی' اسلامیات' کیمسٹری زوآلوجی' فزکس' ریاضی' باٹنی میں ماسٹر پروگرام کے لئے داخلہ کا اعلان کیا ہے اسی طرح کمپیوٹر سائنس میں ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ کورس میں بھی داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت:۔ پاس کردہ امتحان میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں 15۔ اپریل 1997ء تک جمع کروائی جاسکتی ہیں۔

اعلان داخلہ برائے C. T کلاس

سیشن 97-1996

○ 1۔ گورنمنٹ کالج برائے ایلیمنٹری اساتذہ (مردانہ) پسرور ضلع سیالکوٹ نے ضلع سیالکوٹ کے رہائشی اہل امیدواروں سے C. T کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-3-21 مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 97-3-14 ملاحظہ فرماویں۔

گورنمنٹ کالج برائے ایلیمنٹری ٹیچرز سرگودھا نے ضلع سرگودھا کے رہائشی اہل امیدواروں سے C. T کلاس میں داخہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-3-21 مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

واقفین نو

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

عربی کے ساتھ ساتھ حضرت بانی سلسلہ کے اردو لٹریچر کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور بچوں کو اتنے معیار کی اردو سکھانی ضروری ہے کہ وہ حضرت بانی سلسلہ کے اردو لٹریچر سے براہ راست فائدہ اٹھا سکیں۔

از خطبہ 89-2-17 (وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ صوبائی دارالحکومت لاہور کے علاقہ گرین ٹاؤن کے سیکٹر فور سی ٹو قادری چوک میں ناجائز تعمیر شدہ مکان گرانے پر اس کے مالک اور رشتہ داروں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ایل ڈی اے کے دو افسران ڈپٹی ڈائریکٹر سٹیٹ مینجمنٹ گل رخ اور اسسٹنٹ سٹیٹ آفیسر رائے جہانگیر احمد خان کو ہلاک اور ایک ملازم اور ایک بچے کو زخمی کر دیا۔ فائرنگ سے علاقہ میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایل ڈی اے کے عملہ اور سینکڑوں پولیس اہلکاروں نے دوڑیں لگا دیں۔ اعلیٰ حکام موقع پر پہنچ گئے۔ بعد ازاں گورنر اور وزیر اعلیٰ نے ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کی تجاوزات گرانے والی ٹیم چوک میں ناجائز طور پر تعمیر شدہ ایک مکان گرا رہی تھی کہ مالک مکان مشتعل ہو گیا۔ اور فائرنگ کر دی۔ ملزم اور اس کے ساتھی رشتہ دار فائرنگ کے بعد فرار ہو گئے۔

○ جنرل معین الدین حیدر نے گورنر سندھ کے طور پر حلف اٹھا لیا۔ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مامون قاضی نے حلف لیا وزیر اعلیٰ سندھ، سپیکر سندھ اسمبلی اور دیگر ارکان بھی موقع پر موجود تھے۔

○ لیفٹیننٹ جنرل اکرم کو لاہور کا اور لیفٹیننٹ جنرل نعیم اکبر کو گوجرانوالہ کا کور کمانڈر مقرر کر دیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بڑھتے ہوئے جرائم پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اسلحہ کی نمائش کو سختی سے روکنے کی ہدایت کی ہے۔ پنجاب کابینہ کے اجلاس میں صوبہ میں آٹے کی قلت اور گندم کی وافر فراہمی کے لئے اہم فیصلے کئے گئے۔ فرقہ وارانہ دہشت گردی پر خصوصی غور کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے آئی جی پولیس کو ہدایت کی کہ امن و امان کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے انتھک محنت کریں۔ کسی پولیس افسر کی معمولی کوتاہی بھی برداشت نہیں کی جائے گی۔ شادیوں میں فضول خرچی روکنے کے لئے کمیٹی بنا دی گئی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گزشتہ روز صبح ساڑھے سات بجے سے آٹھ بجے تک ٹیلی فون پر عوام کی شکایات سنیں۔ ایک بچے نے کہا" انکل میرے ابو کے قتل کا بدلہ لیں۔" 56 ایڈہاک ٹیچرز کی ملازمت میں توسیع پر وزیر اعلیٰ نے ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا۔ زیادہ تر شکایات پولیس، قبضہ گروپوں، واسا اور پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں تھیں۔

○ بہاولپور کے حلقہ این اے 143 سے مسلم لیگی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

○ پاکستان سٹیل کے سابق چیئرمین سجاد حسین کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ عدالت سے ضمانت پر رہا ہوتے ہی ایف آئی اے نے دوبارہ حراست میں لے لیا۔

○ وائس آف امریکہ نے پاکستان کی آزادی کی گولڈن جوبلی تقریبات کے بارے میں اپنی ایک خصوصی رپورٹ میں کہا ہے کہ 13۔ کروڑ محنتی سمجھدار افراد کا ملک پاکستان بہتر حالات مستحق ہے۔ لیکن قومی قول "ایمان۔ اتحاد اور نظم و ضبط" محض الفاظ بن کر رہ گئے ہیں۔ اپنے اندر جھانکنے کی ضرورت ہے۔

○ بھارتی فوجیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کو اجنالہ کے قریب پاک بھارت سرحد پر 34 کلومیٹر طویل زیر زمین سرنگ کا سراغ ملا ہے۔ بھارتیوں کا دعویٰ ہے کہ یہ سرنگ سمگلروں نے پاکستانی فوج کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی سے مل کر بنائی تھی۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے ایگزیکٹو کے ارکان اور ضلعی صدروں نے اپنی پارٹی کے مرکزی جنرل سیکرٹری شیخ رفیق احمد کا اس ٹیلی ویژن انٹرویو کی بناء پر گھیراؤ کر لیا جس میں انہوں نے قرض اتارو ملک سنوارو سکیم میں پیسے دینے کی حمایت کی تھی۔ پارٹی لیڈر خالد گھرکی نے اس موقعہ پر کہا کہ نواز شریف پہلے بیرون ملک جمع کرائی گئی رقوم واپس لائیں۔

○ قرضے کی 13 کروڑ ڈالر کی قسط کی ادائیگی کے لئے پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان مذاکرات آج ہوں گے۔ عالمی ادارے نے پالیسی مذاکرات کے لئے تفصیلات جمع کر لیں۔

○ خانیوال میں شیعہ رہنما علامہ ظہیر الحسن ترمذی کو گولی مار کر شدید زخمی کر دیا گیا۔ ان کو نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کروا دیا گیا ہے۔

○ قومی بینکوں اور مالیاتی اداروں کے سربراہوں نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ سابق نگران حکومت کی طرف سے احتساب کی نامکمل کارروائی کے باعث سینٹ قومی اسمبلی اور چاروں صوبوں کی اسمبلیوں میں بینکوں کے اربوں روپے کے قرض نادہندگان بھی منتخب ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے قرضوں کی وصولی کے امکانات اور کم ہو گئے ہیں۔ بینک حکام نے تجویز کیا ہے کہ قرض نادہندگان پر 10 برس تک الیکشن لڑنے کی پابندی لگا دی جائے۔ انہوں نے وزیر خزانہ کو تجویز دی ہے کہ حکومت پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ میں ترمیم کر کے قرضے ہضم کرنے والے عناصر پر پارلیمنٹ کے دروازے بند کر دے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان نے کشمیر پر مذاکرات کے لئے سیاچن سے فوجوں کی واپسی قبول کی ہے۔ سیاچن میں پاک فوج کی پوزیشن بہتر ہے۔ اور بھارت کا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ مگر واپسی کی بھارتی تجویز اس لئے قبول کی ہے تاکہ بات چیت کا آغاز ہو سکے۔ اس میں دونوں ملکوں کا فائدہ ہے۔ کشمیر رہنماؤں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ کسی مرحلے پر مذاکرات میں بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

○ پنجاب کے مختلف شہروں میں آٹے کی قلت کا سلسلہ جاری ہے آٹا کم تھا اور خریدار زیادہ۔ شہری مارے مارے پھرتے رہے۔ آٹے کے بحران کو حل کرنے کے لئے پنجاب کے وزراء کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی ہیں۔ مختلف ڈویژن میں وزراء کو اس بات پر نظر رکھنے کی ہدایات کی گئی ہے کہ لوگوں کو اشیائے خوردنی کی فراہمی کے لئے اقدامات پر پوری طرح عمل ہو۔ میاں چنوں، فاروق آباد، پنڈی بھٹیاں، اور پتوکی میں حکومت کی قائم کردہ فیئر پرائس شاپس پر آٹے کے خریداروں کی قطاریں لگی رہیں۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پورا بجٹ موٹروے پر لگا دیا گیا ہے۔ ملک کے لئے کچھ نہیں بچا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت برطرف کی گئی تو سندھ کا اوور ڈرافٹ 4۔ ارب روپے تھا جو نگران حکومت کے دور میں 10۔ ارب تک پہنچا دیا گیا۔ تمام پالیسیاں صدر کی مرضی سے اختیار کی جا رہی ہیں۔ صدر فاروق الحق ضیاء الحق کی لائین پر چلتے ہوئے ملک میں صدارتی نظام چاہتے ہیں۔

○ البانیہ کا ایک بحری جہاز کھلے سمندر میں غرق ہو گیا۔ 900 مسافروں کو بچا لیا گیا۔ یہ جہاز ان لوگوں کو اٹلی لے جا رہا تھا جو ملک میں کشیدگی کے باعث ملک چھوڑ رہے تھے۔ جہاز گنجائش سے زیادہ مسافروں کی وجہ سے ڈوب گیا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان مارچ کے آخری ہفتے میں ملاقات کا امکان ہے۔

○ شادیوں میں کھانا دینے پر پابندی کی وجہ سے براتیں چھوٹی ہو گئی ہیں۔ مساجد میں نکاح پڑھانے کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ کھانے پر گوشت چاول کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ باراتیوں اور مہمانوں کو صرف چائے مٹھائی اور بوتلیں دینے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

○ ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ کسی شخص کو قتل کر کے پاکستان کا ایٹمی پروگرام روکا نہیں جا سکتا۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جو مقررہ وقت سے ایک لمحہ آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اگر میں نہ رہا تو سائنسدانوں کی پوری ٹیم اس پروگرام کے لئے کام کرے گی۔

○ کراچی میں الیکٹرسٹی سپلائی کارپوریشن کے نظام میں خرابی کی وجہ سے گھنٹوں بجلی بند رہی۔ کراچی بجلی کارپوریشن اور واپڈا کے درمیان عدم مطابقت کی وجہ سے شہریوں کو کئی گھنٹے تک پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

○ انسانی حقوق کمیشن کے سنسنی خیز انکشافات کے بعد سندھ پولیس نے گوٹھ صبحو چانڈیو میں وڈیرے دلاور خان چانڈیو کی جانب سے محبوس کئے جانے والے 19 ہاریوں کو برآمد کر لیا۔ ان لوگوں سے عرصہ 11 سال سے جبری مشقت لی جا رہی تھی۔

○ این اے 204 بلوچستان کے ضمنی انتخاب میں مخلوط حکومت کوئی متفقہ امیدوار کھڑا نہیں کر سکی۔ کل 11۔ امیدوار میدان میں ہیں۔ یہ نشست بلوچستان کے وزیر اعلیٰ سردار اختر مینگل کے صوبائی اسمبلی میں جانے کی وجہ سے خالی ہوئی۔

○ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے بے معنی بات ہے۔ گزشتہ پچاس برسوں میں خطے میں بڑی تبدیلیاں آ گئی ہیں۔ پاکستان کا مطالبہ بے محل ہے۔

شعری مجموعہ منصور احمد منصور آف کنری
سندھ کا مجموعہ کلام
"لہو کی بوندیں" دیدہ زیب طباعت کے ساتھ
عمدہ کور میں مجلد شائع ہو چکا ہے
ملنے کا پتہ : بھٹی فوٹو سٹیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212304

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا — ۲۰ گرام ۳۰ روپے ۶۰ گرام ۹۰ روپے ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) — ۲۵۰ روپے
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211435-212435
Fax: (04524) 534

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ